فضلا کا تذکرہ ہے۔ خدا کرے کہ مولانا اس سلسلہ کی باقی جلدیں لکھ کر اس مفید کام کی جلد از جلد تکمیل کریں۔ آخر میں اشاریہ (INDEX) اسماء و کتب بہ ترتیب حروفِ تہجی نے اس کتاب کو بہت زیادہ مفید بنا دیا ہے۔ (ع - ح)

رگِ جاں از عاصی کرنالی۔ ناشر: مکتبہ تعمیرِ انسانیت، لاہور۔ عاصی کرنالی کی نظموں اور غزلوں کا یہ مجموعہ مولانا عبدالمجید سالک صاحب کے تعارف اور جناب ماہر القادری صاحب کے پیش لفظ کے ساتھ مکتبہ تعمیرِ انسانیت نے شائع کیا ہے۔ عاصی صاحب ہمارے حلقۂ ادب کے اُن چند شعرا میں سے ہیں جو گذشتہ دس بارہ سال سے نئی نسلوں کے لیے پاکیزہ شعری و ادبی فضا تیار کرنے میں پیش پیش ہیں اور جن کے کلام میں مقصدیت کے ساتھ شعریت اور پختگی بھی کافی حد تک پائی جاتی ہے۔

اس مجموعہ میں کئی نظمیں شعری حسن اور پاکیزہ احساسات و جذبات کے اچھے نمونے ہیں۔ تبصرہ نگار کا عام تاثر یہ ہے کہ چھوٹی نظمیں کامیاب ہیں لیکن طویل نظموں میں جا بجا فکری لغزشیں پائی جاتی ہیں۔ سب سے طویل نظم "لال قلعہ" لیجیے جو پورے سات صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے فنِ تعمیر کے جو نمونے اس وقت موجود ہیں اُن میں بعض "شمشیر و سناں" کے دور سے وابستہ ہیں اور بیشتر "طاؤس و رباب" کے زمانہ کی یادگار ہیں۔ اس صدی کے اوائل تک ہم ان آثارِ قدیمہ کو ملی جذبہ (یا صحیح الفاظ میں جذبہ اسلاف پرستی) کے تحت یکساں عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ لیکن جوں جوں اسلامی اقدار کا شعور پیدا ہوتا گیا ہمارا زاویۂ نظر بھی بدلتا رہا۔ تعجب ہے کہ عاصی صاحب کی اس نظم میں اور آج سے نصف صدی پہلے کی اسی قبیل کی نظموں (مثلاً اسمٰعیل میرٹھی کی مشہور نظم قلعہ اکبر آباد) میں بلحاظ نقطۂ نظر کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح کی فکری بے اعتدالی اور عدمِ مناسبت کی مثال ہیں "ترمیم"، "سوداگر" وغیرہ میں ملتی ہے۔

زیرِ تبصرہ مجموعہ میں دو دیاوں کی غزلیں جو زہر و تریاق کے عنوان سے مرتب کی گئی ہیں۔ شعریت، تغزل، روانی اور ترنم کے اعتبار سے دورِ ثانی کی غزلوں سے زیادہ جاندار ہیں۔ ان میں مجاز کی رنگینیوں کے باوجود جذبات کی پاکیزگی اور تخیل کی لطافت و نفاست جلوہ گر ہے۔ کتاب کا معیارِ طباعت عمدہ ہے۔

(ا - ا - ص)